رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

قیمت فی پرچہ ۱؎

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ✻ انچارج مہر محمد خان

فہرست مضامین

نمبر ۸۰ | مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۲۳ء | بروز شنبہ | مطابق ۲۸ شعبان ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت ناساز رہی۔ باوجود اس کے جمعہ حضور نے خود ہی پڑھایا۔ خطبہ میں بلحاظ اہمیت مشکلات پر زور دعاؤں کی تاکید فرمائی۔

۲۔ مکرم معظم مولانا رحیم بخش صاحب ایم۔ اے افسر ڈاک و ناظر تالیف و اشاعت بیمار رہیں اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عاجلہ بخشے آپکی خدمات علیہ کا گمشدہ اہمیت قابل تحسین و مرحبا ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء مولوی عبد الغنی صاحب بس بارہ روز سے بستر علالت پر ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دے۔

ہمارا چوتھا تبلیغی وفد ۱۶ اپریل کو چوتھا تبلیغی وفد آگرہ جا رہا ہے۔ جو غالباً ۱۰ اصحاب پر مشتمل ہے۔

نامہ نگار
بلاد غربیہ میں تبلیغ

نائجیریا کی جماعت

کرمی اخویم محمد یعقوب پریزیڈنٹ مجلس منتظم لیگوس تحریر فرماتے ہیں کہ آپ یہ معلوم کرکے خوش ہوں گے۔ کہ ہمارے جدید نو مسلم جو شیطان احمدی اشتیاقیہ و لیبز۔ مرتلا دینی شان اور یونس دینی شان لیکچروں نمازوں اور دوسرے اجلاس میں باقاعدہ حاضر ہوتے ہیں۔ درس جو جماعت کے مختلف حصوں اور طبقوں میں جاری ہیں۔ وہ بھی قابل تذکرہ ہیں۔ غرض میں اس امر کے اظہار میں ایک مسرت پاتا ہوں کہ جو بیج آپ نے بویا ہے وہ اب آہستہ آہستہ مضبوطی کے ساتھ پودے کی شکل میں نمودار ہو رہا ہے۔

ڈیر فادر! یہ صحیح ہے کہ کسی بڑے آدمی کے کام کی قدر اسکی موجودگی میں نہیں ہوتی اور جب تک وہ آنکھ سے اوجھل نہ ہو اس کے کام کی طرف خیال نہیں آتا۔ آپ نے جو نیکی ہمارے ساتھ ہمیں جہالت کی غلامی سے آزاد کرنے میں کی ہے وہ بے اندازہ ہے جماعت کے سست ممبر جو آپکی موجودگی میں اپنے فرائض کی طرف سے بے پرواہ تھے۔ اب افسوس سے کہتے ہیں کاش کہ مولوی صاحب پھر آئے۔ اور ہم چست ہو کر علم کے چشمہ سے سیر ہو کر پانی پئیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ ہمارے لئے کوشش کرینگے کہ ایک آپ کا سا تجربہ کار اور مساوی قابلیت کا آدمی ہمیں دیا جاوے قواعد و ضوابط نظام جماعت جو آپ نے مرتب کئے ہیں حسب ہدایات صاحب کے مجلس میں پیش

ہونے والے ہیں۔ اور پھر قانون نوآبادی کی صورت میں داخل کرادئے جائینگے۔

مدرسہ خوب ترقی کر رہا ہے مگر فیس کی رقم اخراجات کے لئے کافی نہیں۔ جماعت اپنی گرہ سے چلا رہی ہے۔ الیگبا تا ساحل سمندر والی زمین ہم کو انشاءاللہ جلد ملنے والی ہے۔ تمام ابتدائی کارروائی ہو چکی ہے۔

ہیپ سمبا اور سمبا فرنی ابھی بوڑھے اور دوسرے مقامات سے مبلغین کیلئے درخواستیں ہیں۔ اور ہم نے نوجوانوں کی مبلغین کلاس بناکر تعلیم دینی شروع کی ہے۔ علاوہ ازیں میں خود۔ ایڈیٹر۔ اوشوڈلی۔ یحییٰ ولیمز اور ایبی وغیرہ وغیرہ باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔ مخالفین کی مخالفت حق کے اظہار کے باعث کم ہو رہی ہے۔ میں آخر نہایت خوشی کیساتھ اظہار کرتا ہوں کہ ہمارے چیف امام کا استقلال بے خوف طرز اخلاص قابل رشک ہے جس شخص کے تعلقات اسقدر زیادہ ہوں اس کا قبول حق ضرور لوگوں پر اثر کرتا ہے۔ اور اب ہم دیکھتے ہیں کہ ضعیف الایمان ممبران جماعت بھی چیف امام کی مثال سے ایک جرات پا رہے ہیں اور وہ بھی اصلاح کی کوشش کر رہے ہیں۔

گولڈ کوسٹ کی جماعتیں

مولوی فضل الرحمن صاحب حکیم تحریر فرماتے ہیں۔ حسب قرارداد کانفرنس پہلا جلسہ موضع ابورہ میں ہوا دو جماعتوں میں کچھ اختلاف تھا اس کا فیصلہ کیا پھر امیر جماعت اور ممبروں کی غلطیاں جو مذہبی تھیں۔ نصائح کیں امام مہدی کی دو دوسرے رکوسا جو میرے ساتھ دورہ پر گئے جماعت کو مرکز کے ساتھ وابستگی اور دین میں کوشش کرنے کی تاکید کی۔

ابورہ سے نکوانٹا گیا اور وہاں میرا جانا پہلی مرتبہ ہوا۔ امیر و ممبران جماعت کو احکام اسلام کی طرف متوجہ کیا اور مشن کیساتھ تعلق مضبوط کرنے کی تاکید کی۔ امیر نے دینی سستی پر توبہ کی اور آئندہ اصلاح کا وعدہ کیا۔ علاقہ سردا کی جماعتوں نے پیغام بھیجا ہے کہ میں وہاں جاؤں اور انشاءاللہ چلا جاؤں گا۔ الحمدللہ کہ کام ہو رہا ہے اور جماعت بیدار ہو رہی ہے نئے مبلغین پیدا کرنے کی طرف میری پوری توجہ ہے۔

الحمدللہ کہ مولوی صاحب کی صحت نسبتاً اچھی ہے۔

جرمنی میں تبلیغ

مولوی مبارک علی صاحب پوری کوشش اور تندہی سے خدمت اسلام میں مصروف ہیں۔ تحفہ شہزادہ ویلز کا ترجمہ ایک نہایت قابل ڈاکٹر اوف لٹریچر کے سپرد کیا گیا ہے۔ مسجد کی عمارت

ارتداد کے خلاف مسلسل مساعی کی ضرورت

آریوں نے سالہا سال کی لگاتار کوششوں سے جو طرح طرح کے لالچوں ترغیبوں اور دباؤ پر مشتمل ہے۔ جن ملکانہ راجپوتوں کو اپنے دام میں گرفتار کر رکھا ہے ان کے متعلق یہ خیال کرنا کہ چند دن کی سعی سے آزاد کرائے جا سکینگے۔ کسی طرح درست نہیں پس ایسے دیہات جن کو مدت سے آریہ اپنے قابو میں کر چکے ہیں۔ انہیں اگر اب شدھ کیا جا رہا ہے تو گو یا مسلمانوں کیلئے نہایت ہی رنجدہ اور افسوسناک امر ہے۔ لیکن مایوس کن نہیں۔ خاصکر اس صورت میں جبکہ بعض مقامات میں اشدھ ہونے والے لوگ آہستہ آہستہ واپس آ رہے ہیں۔

حال میں آریوں نے دو دیہات میں شدھی کی ہے۔ ایک ضلع متھرا کے مشہور گاؤں نوگاؤں میں اور دوسرا اسی ضلع کے موضع باٹھی میں۔ نوگاؤں میں مسلمان راجپوتوں کی آبادی ڈیڑھ ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ اور اس گاؤں کا اثر اردگرد کے دیہات پر بھی بہت ہے۔ اس لئے آریہ مدت سے یہ سر توڑ کوشش کر رہے تھے۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے۔ سارے گاؤں کو اشدھ کر لیں۔ اور بہت سے لوگوں کو انہوں نے طیار بھی کر لیا تھا۔ لیکن ہمارے مبلغین کے اس گاؤں میں پہنچ جانے اور چند دن کی رہائش کا یہ اثر ہوا کہ سارے گاؤں کو اشدھ کرنے سے ناامید ہو کر ۹ اپریل کو کچھ لوگوں کو شدھ کر لیا۔ جن کی تعداد آریہ تو نہ معلوم کسقدر بڑھا کر شائع کریں گے۔ (پرتاپ نے چودہ سو لکھی ہے۔ الفضل) لیکن ہمیں جہانتک معلوم ہوا ہے پچاس ساٹھ سے زیادہ نہیں ہے۔

۱۰ اپریل کو ایک دوسرے گاؤں میں جس کا نام باٹھی ہے۔ اور جہاں قریباً ۳۰ گھر ملکانوں کے ہیں۔ اور باقی سب آبادی ہندوؤں کی ہے۔ وہاں شدھی ہوئی۔ ان میں سے ایک گھر اشدھ نہ ہوا جو کہ فوج میں ملازم رہنے کی وجہ سے تعلیم اسلام سے کسی قدر واقف ہے۔

ایسی خبروں سے مسلمانوں کو مایوس اور ناامید نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ آریوں کی کئی سالہ سرگرم کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ ان کو روکنے کے لئے مستقل اور مسلسل سعی کی ضرورت ہے۔ بفضل خدا ارتداد کی خبریں احمدی مبلغین کی سرگرمی اور سعی میں اضافہ کا موجب ہو رہی ہیں۔ اور ہم خدا کے فضل سے ہرگز مایوس نہیں۔

خاکسار فتح محمد خاں سیال امیر وفد المجاہدین جماعت احمدیہ قادیان ہینگ کی منڈی آگرہ ۱۱ اپریل ۱۹۲۳ء

متفرقات

فساد امرتسر میں

ہندو مسلمانوں میں لاٹھی چل گئی۔ ۱۱ اپریل پھر ۱۲ اپریل کو متفرق جگہوں پر۔ خبر ہے کہ ہندو اکے دکے مسلمان پر حملہ کر دیتے اور پھر مسلمانوں کے پہنچنے پر مکانوں پر سے اینٹیں پھینکتے جس سے مسلمان زیادہ زخمی ہوئے۔ حکام نے امن قائم کرنے میں پوری کوشش کی جو کامیاب ثابت ہو رہی ہے۔ ما ملٹری دستہ لاہور سے بھی پہنچ گیا۔ اکالی جتھہ نے بھی مقامی حکام کو مفید مدد دی

تصحیح

الفضل نمبر ۷۸ مطبوعہ ۹ اپریل صفحہ اول پر جو یہ چھپا ہے کہ حضور نے دو سو ایک روپے رقم کے متعلق فرمایا یہ رشتہ میں اور دہلی کی ضرورتوں کے لئے ہے۔ اس میں یہ امر قابل تشریح و تصحیح ہے کہ یہ روپیہ خیراتی ضرورتوں کیلئے فرمایا تھا۔ نہ کہ مبلغین کے اخراجات کے واسطے۔

التجاء دعا

میرا بھائی فقیر اللہ مدت دراز سے بیمار ہے احباب دعاء صحت فرمائیں۔ غلام محمد خاں یاڑی پورہ

(۲) مرزا محمد شفیع صاحب کا لڑکا بیمار ہے اس کے لئے دعاء صحت (۳) میاں محمد بخش صاحب ملازم تحصیل مظفر گڑھ اور مرزا محمد حسین صاحب گوجرانوالہ کی بیوی کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔

ضرورت

مدرسہ احمدیہ میں ایک ایسے بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کی ضرورت ہے جو علاوہ انگریزی کے حساب اور سائنس بھی پڑھا سکتے ہوں جو دوست قادیان میں رہائش رکھنے کے خواہشمند ہوں وہ جلد اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔

عبدالرحمن مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

نور ہاسپٹل کا چندہ

احمدی طبیب ڈاکٹر و کمپونڈر صاحبان کی طرف سے باقاعدہ نہیں آتا۔ اس لئے میں توجہ دلاتا ہوں کہ جملہ صاحبان اس چندہ کو باقاعدہ ماہواری طور پر ادا فرمایا کریں۔ انجمن نے اس مدّ کی آمد بجٹ میں ایک رقم آپ صاحبان کے نام پر رکھی ہے۔ اس لئے اس کا پورا کرنا آپ کے ذمہ ہے۔ جو تھوڑی سے تھوڑی توجہ سے پوری ہو سکتی

والسلام افسر نور ہاسپٹل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۶ اپریل ۱۹۲۳ء

نمائندگان جماعت احمدیہ سے خطاب

یکم اپریل ۱۹۲۳ء کو جس وقت چندہ اور بندے کا سوال طے ہو چکا اس بحث کے خاتمہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے جو تقریر فرمائی وہ یہ ہے۔ اسے علیحدہ اسلئے شائع کیا جاتا ہے کہ وقت کی چیز ہے تا احباب اسپر عمل کر کے اس مقصد کو سرانجام دے سکیں۔ جو جماعت حقہ احمدیہ کا مطمح نظر ہے۔ (ایڈیٹر)

میرے خطبے اور تحریروں میں یہ بات آچکی ہے۔ کہ اس فتنہ کی صورت میں خدا نے اپنے سلسلہ کے لئے سامان پیدا کیا ہے۔ جب تک خدائی سلسلوں کی ترقی کے لئے عام اور غیر معمولی حالات نہوں۔ .. .. ..

. . . .

اس وقت تک جماعت ترقی نہیں کر سکتی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے وہی اسلام جو عام حالات میں چار سو سال میں پھیلتا اس نے ہجرت کے بعد بہت ترقی کی۔ عرب میں اس واقعہ نے ایک آگ سی لگا دی۔ مکے والوں نے چاہا۔ کہ مدینہ پر جائیں۔ اور وہاں مسلمانوں کو خراب کریں۔ وہ چڑھ کر آئے۔ اور ان کو شکست ہوئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مکے والوں کو یہ ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ وہ ملک والوں کو ملائیں۔ وہ لوگ عرب میں پھیل گئے۔ اور انھوں نے اسلام کے مٹانے کے لئے پورے سامان کئے پہلے عرب کے لوگ اس کو گھر کی لڑائی خیال کرتے تھے۔ لیکن جب مدینہ پر چڑھ کر آنے سے مکے والوں کو شکست ہوئی۔ تو ان کو ادھر توجہ ہوئی۔ اور وہ مکے والوں کے ساتھ متفق ہو گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انکو شکست دی۔ اور اس طرح اسلام ان کے گھروں میں گھس گیا۔

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بیرونی سلطنتوں یعنی ایرانیوں اور رومیوں نے چاہا کہ مسلمانوں پر حملہ کریں۔ اور مسلمانوں کو عرب کی زمین سے مٹا دیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے دل میں ڈالا۔ کہ وہ اپنی حفاظت کے لئے اپنے وطنوں سے نکلیں۔ نتیجہ ایرانیوں اور رومیوں کے حملوں کو دیکھ کر مجبوراً ان کے مقابلہ کے لئے نکلنا پڑا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک تدبیر تھی۔ مسلمان جو اپنے گھروں سے اپنے قوی دشمن سے جان بچانے کے لئے نکلے تھے۔ دشمن پر فاتح ہوئے۔ اور دشمن کے ملک ان کے مالک ہو گئے۔ یہ ایک تدبیر تھی۔ جس سے اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ مسلمان دنیا کو فتح کریں۔

آج ہمارے لئے ان غیر معمولی سامانوں سے بعض پیدا کئے گئے ہیں۔ ہندو تبلیغ کرتے ہیں۔ اور انھوں نے ہزاروں ملکانوں کو شدھ کر لیا ہے۔ یہ ایسے خطرناک اور روح فرسا حالات ہیں کہ ان سے روح کانپتی ہے۔ اور جسم پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ عام مسلمان اس فرض سے غافل ہیں۔ یعنے وہ نہیں جانتے۔ کہ وہ اس وقت کیا کریں۔ کس طرح کریں۔ اور ان کا فرض کیا ہے۔

میں نے تاریخ میں ایک واقعہ پڑھا تھا جس وقت وہ مجھے یاد آتا ہے تو جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایک دفعہ عیسائیوں نے مسلمانوں کی سرحد پر چھاپہ مارا۔ اور ایک عورت کے رشتہ داروں کو پکڑ کر لے گئے۔ اسوقت اس عورت نے مسلمان بادشاہ کا نام لیا۔ اور کہا کہ وہ کہاں ہے اگر مسلمان اس طرح اس ملک میں غیر محفوظ ہیں۔ تو وہ کیا کرتا ہے۔ ایک مسلمان نے یہ پیغام سنا۔ اور بادشاہ کے دربار میں پہنچا دیا۔ گو اسوقت مسلمانوں کی سلطنت کمزور ہو رہی تھی۔ مگر ان میں ایمان باقی تھا۔ بادشاہ نے جونہی اس عورت کا پیغام سنا۔ اس نے تلوار اٹھالی۔ اور لبیک لبیک کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اور وہ پہنچا۔ اور اس عورت کے رشتہ داروں کو چھڑا لایا۔

جب ایک عورت کے لئے جو کلمہ پڑھتی تھی۔ ایک مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے۔ کہ اس کے جسم کو ہلاکت سے بچائے۔ تو جب ہم یہ دیکھیں کہ محمد رسول اللہ کو ماننے والوں کی روحیں ہلاکت کی طرف لی جائی جا رہی ہیں۔ اس وقت ہماری ذمہ داری کتنی بڑھ جاتی ہے۔ کیا ہم اس لئے پیچھے رہینگے۔ کہ وہ غیر احمدی ہیں۔ کیا ہم اس لئے ان کو ارتداد سے بچانے نہ جاینگے۔ کہ ان کے مولوی ہمیں کافر اور ہمارے آقا مسیح موعود کو دجال کہتے۔ اور ہمیں ہر ایک قسم کا نقصان جو وہ پہنچا سکتے ہوں۔ پہنچانا عین ثواب خیال کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔

ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اشاعت اسلام کے لئے کھڑے ہوں۔ اور اس راہ میں خواہ کچھ بھی قربانی کرنی پڑے۔ وہ کریں۔ نہ صرف ان مسلمانوں کو ارتداد سے بچائیں بلکہ ان کو بھی اسلام میں لائیں۔ جو ان کو اسلام سے چھین کر لے جانے کے در پے ہیں۔

یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک ضرب ہے۔ اس سے مسلمانوں کو بیدار ہونا چاہیئے۔ ہم کو چاہیئے۔ کہ ملکانوں کو ارتداد سے بچائیں۔ اور ہندوؤں کو اسلام میں داخل کریں۔ اب ہماری جماعت کے اخلاص دکھانے کا موقع ہے۔ اب تک ہمیں جان قربان کرنے کے موقعے نہیں ملے تھے۔ مگر اب یہ دروازے کھل گئے ہیں۔ ان پر افسوس ہوگا۔ جو داخل نہ ہوں۔ خدا کی طرف سے ایک دفعہ دروازے کھلا کرتے ہیں۔ جو انکار کر دیں۔ وہ محروم ہو جایا کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کی قوم کے لئے اللہ تعالیٰ نے الہام کا دروازہ کھولا۔ مگر وہ لوگ ابتلاؤں سے ڈر گئے۔ اس لئے ان کو الہام سے محروم کر دیا گیا۔ خدا نے کلام کیا پہاڑ پر زلزلہ آیا وہ ڈر گئے۔ حالانکہ نعمتیں مشکلات ہی کے بعد ملا کرتی ہیں۔ ایک بیر کانٹے کے بغیر نہیں ملتا گلاب کا پھول ملتا ہے۔ مگر ہاتھ میں جب کانٹا چبھ چکے۔ جب یہ ادنیٰ چیزیں بھی مشکلات کے بعد ملتی ہیں۔ تو خدا کس طرح آرام سے مل سکتا ہے۔ پس جو خدا سے ملنا چاہتا ہے۔ اس کو کانٹوں کی بجائے تلواروں کے زخموں کی برداشت پیدا کرنی چاہیئے۔ جو خدا کو چاہتا ہے۔ وہ تلوار کے گھاؤ کھانے کے لئے تیار ہو۔ وہ جان دینے کے لئے تیار ہو۔ فی الحال

تین مہینہ کے لئے زندگی وقف کرنے کا مطالبہ ہے ممکن ہے کہ ان سے اس سے زیادہ وقت کی قربانی کا مطالبہ کیا جائے۔ وہ جنھوں نے پچاس ہزار دینا ہو ممکن ہے کہ وقت پر ان کو وہ سب کچھ دینا پڑے جو ان کے پاس ہو۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ ہم کیا دینگے اپنا کچھ بھی نہیں ہو گا۔ جو ہو گا خدا کا ہو گا۔ ہم بیعت کے وقت اقرار کر چکے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم کرینگے اسلئے اگر ضرورت ہوئی۔ تو سب کچھ دینگے۔ اور اب امتحان کا وقت ہے۔ ہمارے سامنے صرف ملکانوں کا سوال نہیں۔ سارے ہندوستان کو مسلمان بنا لینے کا سوال ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے۔ اے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی ہے۔ گیتا میں آپ کا ذکر اسی لئے تھا کہ آپ کے ذریعہ ہندوؤں میں تبلیغ اسلام ہو۔ پس خدا نے تین ہزار سال پہلے ہمارا فرض ٹھہرا دیا ہے کہ ہم ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کریں۔ ہمیں اسوقت ہندوستان میں کام کرنا ہے۔ جبتک تمام ہندوستان میں متفقہ طور پر یہ آواز بلند نہ ہو۔

غلام احمد کی جے

اور یہ ہو نہیں سکتا۔ جب تک ہندو اقوام بحیثیت جماعت کے اسلام میں داخل نہ ہوں۔ اگر ہم ساری دنیا کو بھی مسلمان بنا لیتے۔ اور اس طرف توجہ نہ کرتے۔ تو ہمارا فرض ادا نہ ہوتا۔ پس وقت ہے کہ جو لوگ جس قدر قربانی کر سکتے ہیں۔ کریں۔ اور تیار رہیں کہ ابھی ان کو اور بھی خدمت اور قربانی کے موقع ملینگے۔ اسلام پر یہ نازک وقت ہے۔ یہ ہنسی کا وقت نہیں جیسا طرح ماں مرجاتی ہے۔ اور نادان بچہ اس کے منہ پر طمانچہ مارتا ہے۔ کہ ماں اُٹھ تو کیوں مخول کرتی ہے اگر اسکو معلوم ہو۔ کہ ماں مخول نہیں کرتی بلکہ مر گئی ہے۔ تو اس کا کیا حال ہو گا۔ تم خود سمجھ لو۔ اسی طرح اسلام پر دشمن کا جو حملہ ہے۔ اگر اس کو پورے طور پر سمجھ لیا جائے۔ تو کوئی قربانی اس کے انسداد کے لئے مسلمان اٹھا نہ رکھیں۔ پس وقت ہے کہ کام کیا جائے میں چاہتا ہوں کہ ہمارے لوگوں میں جتنا اخلاص ہے۔ علم نہیں۔ جب تک دوسروں کو اس خطرہ کی اہمیت کا علم نہ دیا جائے وہ قربانی کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ پس جو یہاں موجود ہیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ اپنے اپنے مقامات پر جائیں۔ اور جماعتوں کو اس فتنہ کی اہمیت سے آگاہ کریں۔ اور دیگر مسلمانوں کو بھی بتائیں اس وقت جو رقم چندہ کی رکھی گئی ہے۔ وہ اقل سو روپیہ ہے۔ جن لوگوں کو خدا نے سو دیا ہے۔ وہ سو دیں۔ اور جن کے پاس زیادہ ہے۔ وہ زیادہ دیں اس معاملہ کی اہمیت کو سمجھیں۔ اور پھر جس قدر کی خدا ان کو توفیق دے وہ دیں۔

دُرِ نجف کی کذب بیانی کی تردید

معزز ناظرین کو معلوم ہے کہ جلال پور جٹاں (گجرات) میں جو مباحثہ مابین سُنی و شیعہ ہوا۔ اس میں خدا تعالیٰ نے سُنیوں کو احمدی علماء کے ذریعے کھلی کھلی فتح دی ہے۔ شیعہ اخبار درِ نجف اپنے فریق کے آخری پرچہ کی نسبت یہ بیان ۸ مارچ کے پرچہ میں شایع کیا کہ۔

"آخرکار صدر جلسہ کو جو ایک ہندو صاحب تھے مجمع عام میں کہنا پڑا کہ سُنیوں کی طرف سے اندیشہ فساد ظاہر کیا گیا ہے۔ اور وہ نہیں چاہتے۔ کہ آخری موقعہ شیعوں کو انکشاف حالات باقیماندہ کا دیا جائے۔ لہٰذا وہ اپنا پرچہ نہ پڑھیں"

چونکہ یہ بیان سراسر جھوٹ تھا۔ اس لئے جناب صدر جلسہ کا تردیدی نوٹ ہمارے پاس پہنچا ہے۔ جو درج ذیل ہے:۔

"اخبار درِ نجف جلد دوم نمبر ۱۸ مورخہ ۸ مارچ صفحہ ۷ میں یہ الفاظ کہ کھڑے ہو کر مجمع عام میں کہنا پڑا۔ کہ سُنیوں کی طرف سے اندیشہ فساد ظاہر کیا گیا ہے۔ اور وہ نہیں چاہتے کہ آخری موقعہ شیعوں کو انکشاف حالات باقیماندہ کا دیا جائے۔ لہٰذا وہ پرچہ نہ پڑھیں" ہرگز ہرگز میرے نہیں ہیں۔ میرا دوسرا اعلان اس بارہ میں مغالطہ کو مطلق صاف کر دیتا ہے۔

دستخط۔ ملک راج ننده پریزیڈنٹ۔

اعلان کے اصل الفاظ

"چونکہ شیعہ صاحبان کے آخری پرچہ سُنایا جانے سے پہلے تھانیدار صاحب جو کہ حفظ امن کے لئے مدعو کئے گئے تھے اعلان کیا۔ کہ میں جلسہ کے حفظ امن سے دست بردار ہوتا ہوں۔ اسلئے اگر جلسہ جاری رکھا جائے۔ تو میں ذمہ وار نہ ہونگا ان حالات میں میں نے ضروری سمجھا کہ جلسہ کی کارروائی بند کی جائے۔ کیونکہ میں اس حالت میں جبکہ پولیس اپنے فرائض سے سبکدوشی حاصل کر چکی ہو۔ جلسہ کی حفاظت کرنا مناسب نہیں سمجھتا اس لئے جلسہ کی کارروائی مذکورہ بالا اعلان کے بعد ختم کی گئی"

دستخط۔ ملک راج ننده پریزیڈنٹ

اُمید ہے کہ درِ نجف اپنی پھیلائی ہوئی غلطی کی اصلاح کریگا۔ اور اس کے بھائی بند اس کھلے کھلے کذب و بہتان پر نادم ہونگے۔

ماہ رمضان المبارک آگیا

اگلا پرچہ الفضل کا ماہ رمضان المبارک میں شائع ہو گا۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے۔ جس میں شیطانی تحریکات کو ایک حد تک روک دیا جاتا ہے۔ اور امن و سعادت کا دور دورہ ہوتا ہے۔ دراصل یہ مہینہ ایک مسلم کے لئے جس کی غرض نشر توحید و اعلاء کلمۃ اللہ ہے۔ ٹریٹوریل فوج کے مشقی مہینے کی طرح ہے۔ آج ہمارے جو بھائی علاقہ ملکانہ میں کام کر رہے ہیں۔ وہ خوب سمجھ سکتے ہیں کہ بھوک پیاس اور دیگر مشقتوں پر صبر کی طاقت اور کلام الٰہی کا علم اور شب بیداری اور دعاؤں کی عادت سکھلانے میں یہ

خطبہ جمعہ

پچاس ہزار روپے اور ہزاروں مبلغین کی ضرورت

احمدی راجپوت آگے بڑھیں

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ

۶ اپریل ۱۹۲۳ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

پچھلے دنوں ہماری جماعت کے مختلف انجمنوں کے نمائندے بغرض مشورہ آئے تھے۔ ان سے مشورہ کے بعد میں نے چند امور طے کئے ہیں جن میں سے بعض امر فتنۂ ارتداد سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو یو۔پی میں رونما ہوا ہے۔ اور آج میں انہی امور کے متعلق اپنی جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔

میں پچھلے دنوں سے قریباً ہر خطبے میں جماعت کو اس فتنہ کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں جس کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کی نماز کی علت غائی یہی ہے۔ کہ مسلمانوں کو ان امور کی طرف متوجہ کیا جائے۔ جو ان کے ملت و دین سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور بحیثیت مجموعی جن کا واسطہ تمام مسلمانوں سے پڑتا ہے۔ وعظ و نصیحت تو اکیلے اکیلے بھی کئے جاسکتے ہیں۔ لیکن وہ امور جو اجتماع کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ وہ اجتماع کے بغیر کیونکر حل ہو سکتے ہیں۔ تو ایسی باتوں کے لئے نماز جمعہ مقرر ہے۔

ہماری شریعت جس کے تمام حکم پر حکمت ہوتے ہیں۔ اور جن کا کوئی بھی ارشاد بلا وجہ نہیں۔ اس نے ہماری اس ضرورت کو دیکھ کر ہمارے لئے نماز جمعہ مقرر فرمائی۔ جس میں سب مسلمان جمع ہوا کریں۔ اور امام ان کو ضرورت حاضرہ سے آگاہ کیا کرتے۔ اسلامی شریعت میں خطبہ اتنا ضروری ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر کے چار فرضوں میں سے کاٹ کر دو رکعت محض خطبہ کے لئے رکھ دے اس میں غرض یہ رکھی۔ کہ تمام لوگوں میں ایک روح پیدا کی جائے۔ اور اجتماعی قوت کو مضبوط کیا جائے اور پیش آمدہ خطرات سے ان کو آگاہ کیا جائے۔ اور ان سے بچنے کا طریق بتایا جائے۔ اور ضروریات سلسلہ کا علم کرایا جائے۔ لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں میں کچھ عرصہ سے یہ طریق جاری ہو گیا ہے۔ کہ خطیب کھڑے ہوتے ہیں۔ اور صدیوں کے پرانے خطبے پڑھ کر سنا دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں سے وہ ترقی کی روح بجھتی جاتی رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احسانوں میں سے ایک احسان یہ بھی ہے۔ کہ آپ نے خطبہ جمعہ کی غرض بتائی۔ اور قوم میں زندگی پیدا کرنے اور دنیا میں ترقی یافتہ بننے کے لئے خطبہ کو قرار دیا۔ پس یہی وجہ ہے کہ میں بار بار اپنی جماعت کو ان ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور خطبہ میں یہی باتیں بیان کرتا ہوں۔

پس مجلس مشاورت کے جن مشوروں کو میں نے قبول کیا ہے۔ یا نمایندگان سے مشورہ لینے کے بعد جن امور کا عزم میں نے کیا ہے۔ ان پر جماعت کو عمل کرنے کے لئے خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں۔ اس زمانہ کے حالات سے ظاہر ہے۔ کہ آج کل کوئی کام بغیر روپیہ کے نہیں ہو سکتا۔ پچھلے زمانے میں اور رنگ تھا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نے بہت سی جنگیں کیں۔ مگر سوائے چند غزوات کے آپ نے کسی کے لئے چندہ نہیں کیا۔ بلکہ یہی فرما دیا کہ آؤ چلے آؤ۔ جس پر صحابہ میں سے کوئی سواری لے آیا اور کوئی نیزہ لے آیا۔ اور کوئی تلوار اٹھائے آرہا ہے اور کوئی ستو ہی لیکر چلا آرہا ہے۔ اور اس طرح سے لشکر بن کر دشمن سے مقابلہ ہوتا تھا۔ سوائے بعض غزوات کے جو بہت اہم تھے۔ اور خاص طیاری چاہتے تھے۔ ان میں آپ نے چندہ کا اعلان بھی فرمایا۔ جس پر آپکی جماعت نے بتادیا۔ کہ وہ صرف ایسے ہی نہیں۔ کہ خدا کی راہ میں جان ہی قربان کریں۔ بلکہ وہ مالوں کی بھی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔

بعض لوگ ہوتے ہیں۔ جو خدا کی راہ میں جان تو دیدیتے ہیں۔ مگر مال دینا ان کو دوبھر ہوتا ہے۔ اور بعض مال خرچ کرسکتے ہیں۔ مگر جان نہیں دے سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے دونوں قسم کی قربانیاں کیں۔ اور اعلیٰ پیمانہ پر کیں۔ لیکن اس زمانہ میں یہ ہونا مشکل ہے۔ وجہ یہ کہ کام نہایت وسیع ہو گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو سب سے لمبے فاصلہ پر جنگ کی وہ جنگ تبوک تھی۔ جو دو ڈیڑھ سو میل کی فیصلہ پر تھی۔ گویا یہاں سے جالندہر یا لاہور اتنے فاصلہ پر۔ لیکن ہم نے جہاں جہاں دھاوا کرنا ہے۔ وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ ہم نے امریکہ افریقہ یورپ آسٹریلیا۔ اور دور دور سواحل پر حملہ کرنا ہے۔ چھ چھ۔ بارہ بارہ ہزار میل کا فاصلہ ہے۔ پس فاصلوں کی لمبائی اور پھر ان لوگوں کے تمدن کے اختلاف کیوجہ سے روپیہ کا سوال بہت اہم سوال ہے۔

میں نے اس فتنہ ارتداد کے لئے اپنی جماعت کے ذمہ سردست ۵۰ ہزار روپیہ چندہ لگایا ہے۔ جو وہاں پر مناسب جگہ پر خرچ کیا جائیگا۔

پچھلے دنوں درس کے موقعہ پر یہ تجویز کی تھی۔ کہ قادیان کے لوگوں میں سے جو صاحب ثروت کم از کم سو روپیہ فی کس دے وہ اس میں شریک ہو۔ اس سے کم کسی سے نہ لیا جاوے۔ بلکہ اس حصہ جماعت کو آئندہ ضروریات کے لئے ریزرو رکھا جاوے میں نے اس تحریک کو صرف قادیان میں بیان کیا تھا۔ جس میں حکمت یہ تھی۔ کہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر جب نمایندگان آئیں۔ تو ان سے مشورہ لوں۔ کہ آیا یہ تحریک عام ہونی چاہئے یا خاص۔

سو مجلس شورے میں کثرت رائے اسی بات پر تھی کہ رقم خاص کر دی جاوے۔ جو چاہے اس میں شریک ہو جاوے اور وہ رقم کم سے کم سو ہونی چاہیئے۔ اگر اس ذریعہ سے رقم پوری ہو جاوے تو اچھا ورنہ اس تحریک کو عام کر دیا جاوے۔ تاکہ غریب بھی اس میں حصہ لے سکیں۔ میں نے مجلس کی اس رائے اور اس مشورہ کو

منسوخ کیا ہے۔ سو آج میں ان لوگوں کو جو میرے سامنے بیٹھے ہیں۔ اور یا جن تک میرا یہ خطبہ چھپ کر پہنچ جاوے اور وہ میرے دل اور روحانی آنکھوں کے سامنے بیٹھے ہیں۔ مخاطب کرکے کہتا ہوں۔ کہ جس جس کو اللہ تعالیٰ توفیق دیوے اور وہ اس کام میں حصہ لے سکتا ہو .... تو وہ جلد سے جلد کم از کم سو اور زیادہ سے زیادہ جتنا چاہے اور دے سکے خزانہ بیت المال میں بھیجدے۔ قادیان میں ایسے ذی ثروت لوگ بہت کم ہیں۔ بالعموم قادیان میں بڑی بڑی قربانیاں کرکے آئے ہوئے ہیں۔ اور معمولی سی آمدنی سے بیوی بچوں کے اخراجات بھی بمشکل چلاتے ہیں۔ مگر پھر بھی قادیان والوں کی قربانیاں اور ان کا اخلاص قابل رشک ہے۔ بہت سے ایسے لوگوں نے اس چندہ میں شمولیت کی ہے۔ کہ اگر میں خود اس رقم کے دینے والوں کے نام نامزد کرتا تو کبھی میرے وہم میں بھی نہ آتا۔ کہ وہ یہ بوجھ اٹھا سکیں گے بعض کی ۱۴-۱۵ روپیہ تنخواہ ہے مگر پھر بھی انہوں نے اس رقم کو ادا کر دیا ہے۔ معلوم نہیں کتنے عرصہ اور کن اغراض کے لئے وہ یہ رقم بچا بچا کر جمع کر رہے تھے۔ مگر ان کے اخلاص نے ان کو مجبور کر دیا۔ کہ مالداروں سے پیچھے نہ رہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں غرباء آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ ہم نوافل پڑھتے اور تسبیح و تحمید کرتے ہیں۔ امراء بھی یہ کرتے ہیں۔ ہم نمازیں پڑھتے اور جہاد کرتے ہیں۔ امراء بھی ایسا کرتے ہیں۔ پھر وہ صدقہ دیتے ہیں۔ ہم کس طرح ان کے برابر ہوں۔ آپ نے فرمایا کیا میں تم کو ایک ترکیب نہ بتا دوں جس سے تم ان امراء پر سبقت لے جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا حضور ضرور بتائیں آپ نے فرمایا۔ کہ تم ہر نماز کے بعد ۳۳-۳۳ دفعہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ اس سے تم کو ثواب ملیگا کہ تم ان سے بڑھ کر جاؤ گے۔ وہ بہت خوش ہوئے اور چلے گئے۔ امیروں کو یہ معلوم ہوا۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم کیوں پیچھے رہیں انہوں نے بھی ایسا کرنا شروع کر دیا۔ چند دن کے بعد پھر غرباء حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور امراء نے بھی ایسا کرنا شروع کر دیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسکرائے۔ اور فرمایا۔ کہ یہ خدا کا فضل ہے۔ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ میں ان کو کس طرح روک دوں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو دل ہی ایسا دیا ہے کہ وہ کسی طرح پیچھے نہیں رہنا چاہتے۔

اس موقعہ پر امراء نے غرباء کو شکست دیدی تھی۔ میرے نزدیک وہ جو ۱۳ سو سال کا بدلہ تھا۔ اب اس موقعہ پر غرباء نے نکال لیا ہے۔ اور امراء کو شکست دیدی ہے۔ جب میں نے اس چندہ کی تحریک کی تو سب سے پہلے وہی لوگ آ پہنچے۔ جو فی الواقع سو روپیہ دینے کی کسی طرح طاقت نہ رکھتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ لکھا ہے کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ جو قومیں پیچھے رہ گئی ہیں۔ اور ان کے حقوق دبائے گئے ہیں۔ ان کو ان کے حقوق دلاؤں۔ میں آدم ہوں۔ اس لئے آیا ہوں۔ کہ پہلے آدم کا بدلہ لوں۔ اور جس طرح سے شیطان نے اس کو جنت سے نکلوا دیا تھا۔ میں شیطان اور اس کی ذریت کو ابدی جنت سے نکلوا دوں۔

مجھے مسیح بنایا گیا۔ تا کہ پہلے مسیح کو صلیب دیا جانے کے بدلے میں میں صلیب کو توڑ دوں۔ اور آئندہ ہمیشہ کے لئے اس رستہ کو بند کر دوں۔ میں یوسف ہوں۔ پہلے یوسف کو جو بھائیوں نے نکال دیا تھا۔ اسی کا بدلہ لینے آیا ہوں۔ تا اسیروں کو رستگاری دلاؤں۔

اسی طرح میں سمجھتا ہوں۔ کہ پہلے غرباء کو شکست ہوئی۔ اب اللہ تعالیٰ نے موقعہ دیا ہے۔ کہ وہ اپنا بدلہ نکال لیں۔ اور امراء کو شکست دے لیں۔

باوجود اس کے کہ غرباء نے نہایت ہی قابل رشک نمونہ دکھلایا ہے۔ ہمارے اصل مخاطب پھر بھی امراء ہی ہیں۔ خواہ وہ قادیان کے ہوں یا باہر کے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ اس حد تک حصہ لیں۔ جتنی ان کو وسعت ہے پیچھے رہنے کی کوشش نہ کریں۔ جو پانچسو دے سکتا ہے وہ اس سے کم نہ دے۔ اور جو ہزار دے سکتا ہے وہ ہزار سے کم نہ دے۔ تب ہی یہ کام ہو سکتے ہیں۔ دنیا کی آسائش کے بہت موقع مل سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے موقع نہیں ملا کرتے۔ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا موقعہ مل تو ہر وقت سکتا ہے۔ مگر ان کے دل میں تحریک اور جوش کے پیدا ہونے کے خاص خاص اوقات ہی ہوتے ہیں۔ جن میں سے یہ موقعہ ایک بڑا عظیم الشان موقعہ ہے اس کو رائیگاں نہ جانے دینا چاہیئے۔ ورنہ پچھتانا ہوگا۔

اس سے بہتر کونسی بات ہو سکتی ہے۔ کہ غیر احمدی جو ہم سے بہت ہی بغض و عناد رکھتے ہیں۔ جوش سے کھڑے ہو گئے ہیں۔ اور ہر طرح سے ہماری مدد کرنے کو طیار ہیں۔ کیونکہ یہ مصیبت اسلام پر ہے۔ اور اس کے لئے مقابلہ کرنے والے صرف احمدی ہی ہو سکتے ہیں۔ اور غیر احمدی اس بات کو محسوس کرنے لگ گئے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے دین کی حمایت کرنے والے یہی لوگ ہیں۔

ہماری جماعت میں پیچھے کس قدر قابل افسوس غفلت رہی ہے۔ میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فرض کو شناخت کریں۔ اور ہر شخص اٹھ کھڑا ہو۔ جب تک انسان عالم میں اسلام نہ پھیل جائے۔ اس کو چین نہ آئے۔ اٹھو۔ کہ یہ موقعہ پھر نہیں ملیگا۔

بیرونی جماعتوں کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کو یہ غلطی لگی ہوئی ہے۔ کہ میں نے صرف سو روپیہ کا مطالبہ کیا ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ سو روپیہ کم سے کم ہے۔ اس سے زیادہ ہر شخص جتنی طاقت رکھتا ہے دے۔ جو شخص پانچسو دے سکتا ہے مگر صرف ۱۰۰ دیتا ہے اس لئے کہ میں نے کم از کم سو روپیہ کا مطالبہ کیا ہے۔ وہ اپنے لئے آپ رحمت کے دروازے بند کرتا ہے۔ اور جو ہزار نہیں دیتا۔ باوجودیکہ دے سکتا ہے۔ وہ بھی اپنے اوپر رحمت کے دروازے بند کرتا اور ایک عظیم الشان موقعہ کو کھوتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی دو ہزار دے سکتا ہے وہ اتنا نہیں دیتا وہ بھی اپنے ترقی کے رستوں کو بند کرتا ہے۔

جس طرح یہ فیصلہ نہیں کیا۔ کہ ۱۰۰ سے زیادہ کوئی نہ دے اسی طرح یہ بھی فیصلہ نہیں کیا۔ کہ ۱۰۰ سے کم نہ لیا جاوے۔ ہاں یہ بات ہے کہ فی الحال وہ ہمارے مخاطب نہیں۔

میں تمام جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ بہت جلد اس رقم کو پورا کر دے۔ اور ہر فرد جو ذی ثروت ہے۔ اپنی ہمت کے مطابق حصہ لے۔

(۲)

مجلس مشاورة کے موقعہ پر دوسرا فیصلہ یہ ہوا تھا

کہ پہلی تجویز کے مطابق جماعت میں پُر زور تحریک کی جاوے کہ لوگ اپنے آپ کو تین تین ماہ کے لئے پیش کریں۔ مجلس کے اس فیصلہ کو بھی میں نے منظور کیا ہے۔ اب تک تین سو درخواستیں وقف کنندگان کی پہنچ گئی ہیں۔ مگر کام بہت بڑا ہے۔ سَو کے قریب آدمی ہمارے علاقہ ارتداد میں ہمیشہ رہنے ضروری ہیں۔ اسکے علاوہ اور بھی بہت سے علاقے ہیں۔ جنمیں یہی مرض پھوٹنے والا ہے ان میں بھی تبلیغ کرنا ہے۔ پس کام کی اہمیت کے لحاظ سے یہ تعداد بہت ہی کم ہے۔ ابھی وقت ہے اگر ہم تھوڑا کام بھی ان علاقوں میں کر سکینگے۔ تو بڑی کامیابی کی امید ہے۔ پس اس لئے اس موقعہ پر ہماری جماعت کی [illegible] درخواستیں بہت کم ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں ایسی درخواستیں ہمارے پاس پہنچنی چاہیئیں۔ تاکہ ہم اطمینان سے تقسیم کر سکیں۔ اور بعض لوگوں کا ریزرو رہنا ضروری ہے تاکہ وقت پڑے پر کام آسکیں ٭

میں مانتا ہوں۔ کہ شرائط کڑی ہیں۔ ان دنوں میں ایسی قربانی کرنا ایک مشکل امر ہے۔ مگر یاد رکھو۔ اس کے بدلہ میں جو کچھ مل سکتا ہے۔ اور اس مشقت پر جو انعام ملنے والا ہے۔ وہ اس تکلیف سے بہت بڑھ چڑھ کر ہے۔ تم زیادہ سے زیادہ یہی قربانی کرو گے۔ کہ تین ماہ کے لئے بیوی بچوں کی صحبت ترک کرو گے۔ اور کچھ اموال کی قربانی کروگے اور اخراجات برداشت کرو گے۔ اور کچھ وقت کی قربانی کرو گے۔ مگر غور کرو کہ تم بیوی بچوں کی صحبت کو چھوڑو گے۔ تو اس کے بدلے میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی صحبت ملیگی۔

تم تین ماہ کی قربانی کرو گے۔ تو اللہ تعالیٰ تم کو ابدی زندگی عطا فرمائیگا۔ اور جس طرح سے خدا کی ذات کامل اور ابدی ہے۔ وہ ایسے لوگوں کو بھی ابدیت عنایت کریگا۔ تم اموال خرچ کرو گے۔ اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ تم کو ایسے انعام دے گا۔ جو عطاءِ غیر مجذوذ ہونگے۔ اور کبھی چھینے نہ جائینگے تم تین ماہ تک اپنے کاروبار چھوڑو گے۔ تمہیں اس سے کہیں اعلیٰ کاروبار ملیں گے۔

پس اس موقعہ پر ان مشکلات سے مت گھبراؤ۔ اور اس قربانی سے پیچھے مت ہٹو۔ کہ جو کچھ تمہیں ملنے والا ہے وہ اس سے بہت اعلیٰ ہے۔ صحبت کے بدلا اعلیٰ صحبت اموال کے بدلے اعلیٰ مال اور کاروبار کے بدلے اعلیٰ کاروبار ملینگے۔ میں تو جب انجام کو دیکھتا ہوں۔ تو اس قربانی کو قربانی کہنا قربانی کی ہتک کرنا سمجھتا ہوں۔

پس میں اپنے دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ جنہوں نے ابھی تک اپنے نام پیش نہیں کئے۔ وہ فوراً اپنے نام پیش کردیں۔ اور یہ نہ [illegible] کہ ابھی وقت بہت ہے۔ پھر پیش کر دینگے۔ وقت تو بہت ہے۔ لیکن اگر ابھی ہمارے پاس درخواستیں نہ پہنچینگی۔ تو کام میں گڑبڑ پڑ جائیگی۔ اور ہمیں اطمینان نہ ہوگا۔ اس لئے ایسے دوست بہت جلد نام لکھوا دیں۔ تاکہ جس طبقہ اور موقعہ کے وہ مناسب ہوں اس کے مطابق ان کی تقسیم کی جائے۔ ورنہ پھر ترتیب میں مشکل پڑ جائیگی ٭

(۳)

وہ لوگ جو کسی نہ کسی مجبوری سے ابھی تک نہ گئے ہوں یا نہ جاسکتے ہوں۔ ان کے لئے بھی اس ثواب میں شریک ہونے کا ایک طریق ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جانے والے احباب کے گھر بار والوں کا فکر رکھیں۔ اور ان کی تکلیفوں کو دور کردیں۔

محلہ داروں کو چاہیئے۔ کہ ایسے مجاہدین فی سبیل اللہ کے گھروں کی حفاظت کریں۔ کیونکہ ان کے گھر غیر محفوظ ہیں۔ اور خصوصیت سے ان کا خیال رکھیں۔ اور اپنی ضروریات پر ان کی ضروریات کو مقدم رکھیں۔ اور سودے سلف کا خیال رکھیں۔

ان مجاہدین کے گھروں میں بیمار بھی ہونگے۔ اس لئے دوسرے بھائیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ ان کا خیال رکھیں اور اپنے گھروں کی نسبت ان کی زیادہ خبر گیری کریں۔

میں قادیان والوں اور دیگر جہاں جہاں سے احباب اس جہاد میں شریک ہوں کو نہایت زور سے اس ثواب میں شریک ہونے کے لئے تاکید کرتا ہوں۔ ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ پورے جوش اور استقلال سے یہ ثابت کردیں۔ کہ وہ خدا کے برگزیدہ کی پاک جماعت ہیں۔ [illegible] پھر ان پر کوئی مصیبت اثر نہیں کر سکتی۔ اور ان کے پاؤں ڈگمگا نہیں سکتے۔ بلکہ ہر ایک تکلیف ان کی ترقی کا موجب ہوگی ٭

٭ پس جو لوگ ملکانہ میں تبلیغ کو گئے ہیں۔ دوسروں کو چاہیئے۔ کہ ان کے گھر جاویں۔ اور روزانہ جاویں اور پوچھیں۔ کوئی تکلیف ہو۔ تو اس کو بقدر امکان دور کریں۔ [illegible] مگر وہ ایسے کام کہ روزانہ کسی کے گھر جاکر اس کی حاجت پوچھیں۔ نہیں کر سکتے۔ اور ان کو یہ دوسہ ہوتا ہے لیکن یہ بھی ایک بڑی قربانی ہے۔ جب تک ان کی خدمت کا وقت نہیں۔ وہ اس طرح سے اس خدمت میں شامل ہو جائیں ٭

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ میں جا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ مدینہ میں ایک جماعت ہے۔ تم کوئی جنگ نہیں کرتے۔ اور نہ کوئی وادی قطع کرتے ہو۔ اور نہ کوئی تکلیف اٹھاتے ہو۔ مگر وہ تمہارے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا کہ حضور وہ کون ہیں۔ اور کیونکر شریک ثواب ہو سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ وہ لوگ ہیں۔ جن کو مجبوری نے روک دیا ہے۔ ان کے دلوں میں تڑپ ہے۔ مگر مجبور ہیں۔ بس چلے۔ تو فوراً چل پڑیں۔ مثلاً اندھے ہیں یا لنگڑے ہیں۔ تو وہ چلنے سے مجبور ہیں۔ مگر ان کے دل غمگین ہوتے ہیں کہ ہم کیونکر اس ثواب میں شریک ہو سکتے ہیں۔ پس جن کے دلوں میں سچے طور پر یہ خواہش ہوتی ہے۔ ان کو ایسی خدمات سے ثواب کا موقعہ مل جاتا ہے۔ دل کی خواہش کا پتہ صرف زبان سے نہیں لگ سکتا یہ کہہ دینا کہ میں ایسا خیال کرتا ہوں۔ کافی نہیں۔ خواہش کی علامت یہ ہے۔ کہ جس حد تک انسان

خدمت کر سکتا ہے۔ کرے۔ اور پھر جو رہ جاوے۔ اللہ تعالیٰ اسے اس ثواب میں شریک کر دیتا ہے۔ یہ کام گو معمولی ہوتے ہیں مگر بہت سے لوگ ان کو بھی پورا نہیں کر سکتے۔ پس اگر کوئی کہے کہ مجھے خواہش ہے۔ مگر وہ ایسا کام مجاہدین کے گھر والوں کی خدمت وغیرہ نہ کرے۔ تو یہ اس کا وہم ہے کہ مجھے خواہش جہاد ہے۔ اس کا نفس اس کو دھوکا دے رہا ہے۔ اور زبان اس کو اور دوسرے لوگوں کو دھوکہ میں ڈالتی ہے۔ اگر اس کی امید اور خواہش سچی ہو۔ تو ضرور اس کو موقعہ مل جاوے۔ اور وہ کسی نہ کسی طرح پوری کوشش سے ثواب میں شریک ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو اپنے فرائض کے پہچاننے کی اور ان کو ادا کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ وہ سمجھیں اور [illegible] جو بوجھ ان پر ڈالا گیا ہے۔ اس کو پورے طور پر اٹھائیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوں۔ اور ہمیں اس وفادار غلام کی طرح بناوے کہ جو تکلیف کے وقت بھاگ نہیں جاتا۔ بلکہ آقا کے منہ کی طرف دیکھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اشارہ ہو۔ تو میں سب کچھ قربان کر دوں اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی بناوے۔ آمین ۔

(۴)

دوسرے خطبہ میں فرمایا۔ میں یہ بھی بتا دیتا ہوں۔ کہ خصوصیت سے راجپوتوں کیلئے ضرورت ہے کہ اپنی قوموں کے رسم و رواج اور اخلاق سے وہ واقف ہو جائیں۔ پھر وہ ملکانہ لوگ راجپوتوں کی باتیں ہی سنتے ہیں۔ اسلئے میں خاص طور پر راجپوتوں کو مخاطب کرتا ہوں کہ وہ جو ہمیشہ سے اپنی برتری اور خوبی کے قصے بیان کیا کرتے تھے ان کا عملی ثبوت دیں۔ اور ثابت کر دکھلائیں کہ واقعی یہ ایک بہادر اور کام کرنیوالی قوم ہے۔ دوسری قوموں کے لوگ آگے بڑھ رہے ہیں۔ لیکن ان کیلئے افسوس نہ ہوگا کہ قوم انکی تباہ ہو رہی ہے۔ اور وہ نکلتے بھی نہیں۔ ہماری جماعت میں راجپوتوں کی کافی تعداد ہے جالندھر اور ہوشیارپور میں بہت راجپوت ہیں۔ میں انکو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی غفلت اور سستی کو چھوڑیں۔ اور اپنے بزرگوں کے احترام کے طور پر چستی اور قربانی دکھلائیں تاکہ ان کا دعویٰ بزرگی ان کے عمل سے ثابت ہو۔

یہی موقعہ ہے۔ جس سے انکی ان روایات اور قصوں کا سچ معلوم ہو سکتا ہے۔ جو وہ اپنی فضیلت کے بیان کیا کرتے ہیں۔

انسداد فتنہ ارتداد کے متعلق

احمدی مبلّغین کی مساعی

سکرارا میں آریوں کی ناکامی

جناب چودھری فتح محمد خان صاحب ایم اے کو ۹ اپریل کو معلوم ہوا کہ موضع سکرارا ضلع آگرہ میں ۱۰ تاریخ شدھی ہونیوالی ہے۔ لیکن چونکہ اس گاؤں میں سبکی کنارے سے ایک مولوی صاحب پہنچتے تھے۔ اسلئے بطور خود وہاں آدمی بھیجنا مناسب نہ سمجھا۔ لیکن کچھ دنوں کے ملکانوں نے جن کی وہاں رشتہ داری ہے۔ اور جو اپنے رشتہ داروں کے مرتد ہونے کے خیال سے بہت متفکر تھے۔ دار التبلیغ میں آکر آدمی بھیجنے کی درخواست کی۔ اسلئے جناب چودھری صاحب نے ضروری سمجھا کہ وہاں ہمارا آدمی جا کر شدھی کو روکنے کی کوشش کرے۔ چنانچہ فوراً منشی محمد دین صاحب ملتانی کو روانہ کر دیا گیا۔ جنھوں نے وہاں پہنچکر انہی لوگوں میں سے ایک کے گھر جا ڈیرہ لگایا۔ جس کو آریوں نے شدھی کے لئے گانٹھا ہوا تھا۔ اور جو اپنے زیر اثر لوگوں کو شدھ کرانیوالا تھا۔ پہلے تو آریوں کے زیر اثر لوگوں نے بات سننا بھی گوارا نہ کی۔ لیکن آہستہ آہستہ ان کو اپنی طرف متوجہ کر لیا گیا۔ اور آریوں کے گندے عقائد نیوگ وغیرہ بتائے گئے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا۔ کہ جو شخص تم کو شدھ ہونے کے لئے کہہ رہا ہے۔ اس نے تو روپیہ حاصل کر لیا ہے۔ تمہیں کیا فائدہ پہنچا ہے کہ آریہ ہونا چاہتے ہو منشی صاحب نے چار دن تک اس گاؤں کے لوگوں کو سمجھایا۔ اور جناب محسن علی خان صاحب نے جو ایک معزز زمیندار ہیں۔ اور قریب کے گاؤں فتح آباد میں رہتے ہیں۔ ہر طرح مدد کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لوگ آریوں سے متنفر ہو گئے اور جب آریوں کو معلوم ہو گیا کہ اس گاؤں کے جن لوگوں کو شدھ کرنا چاہتے تھے۔ وہ ان کے پھندے میں فی الحال نہیں آسکتے۔ تو واپس چلے گئے۔ جس شخص کے گھر میں آریہ اترے ہوئے تھے اس کے کم سن بچہ نے جسے منشی محمد دین صاحب نے پیار و محبت کے ذریعہ اپنے ساتھ مانوس کر لیا تھا۔ نہایت سادگی سے بتایا کہ رات اسکے باپ کی آریہ بڑی منتیں کرتے اور اسکے پاؤں کو ہاتھ لگا لگا کر کہتے ہیں۔ کہ جس طرح ہو سکے کسی نہ کسی کو شدھ کرا دو۔ لیکن وہ یہ کہتا رہا کہ لوگوں کی رائے بدل چکی ہے۔ اب میں کچھ نہیں کر سکتا چونکہ یہ گاؤں ہمارے حلقہ تبلیغ میں نہیں۔ اسلئے آریوں کے واپس چلے جانے پر منشی محمد دین صاحب بھی واپس آگئے۔

سکرارا جاتے ہوئے راستہ میں جو گاؤں پڑتے تھے۔ ان میں بھی منشی صاحب نے تبلیغ کی۔ اور ایک گاؤں میں ایک معمار مسلمان کے لڑکوں کے ہندوانہ نام بدلکر اسلامی نام رکھے ایک جگہ ایک ملکانہ راجپوت نے بڑے اصرار کے ساتھ دودھ پلایا۔

آریوں کی فتنہ انگیزی

ان گاؤں کے متعلق پہلے لکھا جا چکا ہے کہ وہاں کے لوگ تھانہ میں درخواست دے چکے ہیں کہ آریہ خواہ مخواہ ہمیں آکر تنگ کرتے۔ اور گاؤں میں فساد ڈلواتے ہیں۔ ان کو روکا جائے۔ لیکن آریہ پھر بھی باز نہیں آئے۔ اور وہاں کے لوگوں کو طرح طرح سے اشتعال دلاتے رہتے ہیں۔ ۷ تاریخ ایک آریہ نے اس گاؤں میں پہنچکر لوگوں کی شدھی کی تحریک کی۔ ایک ملکانہ امین خان نام ہمارے مبلغوں کو بلانے آیا۔ اور ادھر چلا جہاں پنچایت ہو رہی تھی۔ اور جس میں تکرار ہو رہی تھی۔ ہمارے مولویوں نے لوگوں کو سمجھا بجھا کر ٹھنڈا کیا۔ امین خان صاحب ملکانہ وغیرہ ملکانوں کا دستخطی رقعہ لیکر تھانہ میں یہ اطلاع دینے گیا کہ آریہ ہمارے گاؤں میں فساد کرتے ہیں۔ ان کو روکا جائے۔ سنا ہے کہ آریہ مذکور نے تھانہ میں یہ غلط رپورٹ کی ہے کہ ایک مولوی نے مجھے جوتے پٹوائے ہیں ۔

573

چونکہ نو گاؤں کا اقرار دگر نے کے بہت سے دیہات پر ہے۔ اس لئے آریہ اس جگہ فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور چند لوگ اس گاؤں کے آریوں کے زیر اثر ہیں۔ جو اوروں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرتے ہیں

آریوں نے اپنے اخباروں میں بڑے زور سے لکھا تھا۔ کہ ملکانے ماہی بے آب کی طرح شدھ ہونے کیلئے بے تاب ہو رہے ہیں۔ اس کی حقیقت نو گاؤں کی حالت سے ظاہر ہے۔ اور گاؤں کے متعلق بھی اسی قسم کی اطلاعیں پہنچتی رہتی ہیں۔ اگر سارے ملکانے ایسے ہی بیتاب ہیں اور ان سے بڑھکر شردھانند صاحب اشدھ کرنے کیلئے بیتاب ہیں۔ تو پھر کونسی بات ہے۔ جو ۴ لاکھ ملکانوں کو اشدھ ہونے سے روکے ہوئے ہے۔

ضلع ایٹہ میں ہمارے مبلغ

منشی عبد الخالق صاحب جو ضلع ایٹہ کے بعض دیہات میں کام کر رہے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے لوگ پروانہ وار ہماری طرف آتے اور نہایت توجہ سے باتیں سنتے ہیں۔ ایک گاؤں میں جس کا نام نگر امر سنگھ ہے۔ پہنچنے پر معلوم ہوا کہ ایک ملکانہ فوت ہو گیا ہے۔ اس کے جنازہ کے ساتھ قبرستان میں گئے۔ اور پھاوڑہ لیکر قبر میں مٹی ڈالی۔ اس پر ملکانے کہنے لگے۔ یہ تو کوئی ہمارا بھائی زمیندار مولوی ہے۔ اور محبت کرنے لگے۔ اس کے بعد چوپال میں لوگوں کو تبلیغ کی گئی۔ اور موٹی موٹی اسلامی باتیں بتائی گئیں۔ جن کو ان لوگوں نے توجہ سے سنا۔

چودھری نثار احمد صاحب جو کہ اسی تبلیغ میں کام کر رہے ہیں۔ اپنی رپورٹ میں ایک عجیب واقعہ لکھتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ جب وہ پہلے دن اپنے علاقہ کے دیہات میں دورہ کرتے ہوئے ایک گاؤں مہوت میں پہنچے تو وہاں کے لوگ بڑی سختی سے پیش آئے۔ اور قریب تھا کہ مار پیٹ تک نوبت پہنچ جاتی۔ لیکن بعد میں ٹھنڈے ہو گئے۔ دراصل ان لوگوں نے پہلے ہمارے مبلغین کو آریہ خیال کیا۔ اور کہا ہم لوگ کوئی نیا مذہب اختیار نہیں کریں گے۔ تم لوگ یہاں کیوں آئے ہو۔ کچھ عرصہ ہوا۔ ان میں سے کچھ لوگ ہندو ہو گئے تھے۔ جنہیں رشتہ داری وغیرہ کے تعلقات میں بہت مشکلات پیش آئیں۔ اس وقت سے یہ لوگ ڈرے ہوئے ہیں۔

لیکچروں کا سلسلہ

۵ اپریل کی رات کو بر مکان جناب خواجہ شجاع الحسن صاحب سب انسپکٹر پنشنر جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں اول جناب چودھری فتح محمد خاں صاحب سیال ایم۔ اے نے اشاعت اسلام پر مختصر سی تقریر فرمائی۔ اور واقعات کے رو سے ثابت کیا کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں بلکہ اپنی صداقت کے زور سے پھیلا ہے۔ اور مسلمانوں کو تبلیغ اسلام کی طرف توجہ دلائی۔ پھر خواجہ جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل نے کامل الہامی کتاب قرآن ہے۔ یا وید پر تقریر کی۔ اسلام کی تعلیم کے مقابلہ میں ویدک تعلیم کو پیش کیا۔ حاضری دو اڑھائی سو کے قریب تھی۔ لوگوں نے لیکچر نہایت دلچسپی اور توجہ سے سنے۔ اور آئندہ یہ سلسلہ جاری رکھنے کے لئے نہایت اصرار کیا۔ بعض معزز مسلمانوں نے انعقاد جلسہ اور انتظامی امور میں بہت مدد دی۔ جن کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ نیز جناب خواجہ صاحب موصوف کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے اپنا وسیع اور نہایت خوبصورت مکان زبیدہ منزل لیکچر کیلئے دیا۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

خلافت کانفرنس آگرہ

کانفرنس کے اجلاس ۶۔ ۷ کو چند چند گھنٹے کے لئے منعقد ہوئے۔ جن اصحاب کے آنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ ان میں سے سوائے دو تین کے اور کوئی شامل نہ ہوا۔ کانفرنس میں نہ کوئی تجویز پیش ہوئی۔ اور نہ پاس ہوئی۔ لیکچروں میں ہندوؤں کے ساتھ اتحاد و اتفاق رکھنے پر زور دیا گیا۔ فتنہ ارتداد کا ذکر بعض تقریروں میں نہایت معمولی واقعہ کی طرح کیا گیا۔ اور مولوی آزاد سبحانی صاحب نے کہا۔ میں ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ تحقیقات کرونگا۔ اور پھر کوئی پختہ بات بیان کرونگا۔ البتہ اتنا کہتا ہوں۔ کہ ہمارا اصل مقصد سوراج حاصل کرنا ہے۔ اس کو کسی طرح نقصان نہ پہنچنا چاہیئے۔ میں سوامی شردھانند جی سے عرض کرونگا۔ اور مسلمان دوسرے ہندوؤں سے عاجزی کے ساتھ درخواست کریں۔ کہ وہ چند دن کے لئے شدھی کی تحریک روک دیں۔ جب سوراج حاصل ہو جائیگا۔ تو پھر ہم ملکر فیصلہ کریں گے۔ کہ ہم لوگوں کو اسلام پر قائم رہنا چاہیئے۔ یا ہندو ہو جانا چاہیے۔ اور جب سوراج حاصل ہو جائیگا۔ تو اس قسم کی بحثوں کی ضرورت ہی نہ رہیگی۔ جیسا کہ یورپ میں ہو رہا ہے۔ وہاں نہ کوئی مذہب کو پوچھتا ہے۔ اور نہ بحث و مباحثے ہوتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان لیڈروں کو اور ان لیڈروں کو جو علماء کہلاتے ہیں۔ فتنہ ارتداد کا کس قدر فکر ہے۔ اور وہ اس کو روکنے کیلئے کیا طریق اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ خاکسار غلام نبی از آگرہ ۸ اپریل ۱۹۲۳ء

نظم

آج قربانی و ایثار دکھائے کوئی
بات بگڑی ہوئی لللہ بنائے کوئی
غرق ہیں بحر ضلالت میں مسلماں سارے
راجپوتوں کے لئے خون بہائے کوئی
دام صیاد میں مرغانِ حرم قید ہوئے
اس اسیری سے انہیں آج چھڑائے کوئی
خدمت دین میں سستی نہ دکھائیو بھائی
جب تلک انکو نہ اسلام میں لائے کوئی
مولوی لوگ تو سب آج پڑے سوتے ہیں
لشکرِ مہدیِ مسعود میں لائے کوئی
ہے اگر غیرتِ اسلام ذرا بھی باقی
جنگ میں پیٹھ نہ دشمن کو دکھائے کوئی
دشمنِ دیں ہے مقابل پہ بڑے زور و شور ہے
نام دینے میں نہ اب دیر لگائے کوئی
باغِ اسلام میں اک آگ لگی ہے اسوقت
چشم پُرنم سے اسے آج بجھائے کوئی
حوصلہ ہمت و جرأت ہے تو دعویٰ ہمت
حرمیدان ہے اگر سامنے آئے کوئی
میں بھی ہوں لشکر احمد کا سپاہی واثق
بالمقابل مرے تلوار چلائے کوئی

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب پی سی ایس جج بہادر درجہ دوم زیرہ ضلع فیروزپور

رجسٹری ۱۱۳۸ بابتہ ۱۹۲۲ء

نمبری ۶۱۹ بابت ۱۹۲۱ء

خیالی رام ولد بھیال ذات اگروال ساکن موگہ منڈی ڈگریدار

بنام

... سنگھ ولد فتح سنگھ ذات جٹ ساکن لوہارہ تحصیل زیرہ مدیون

مطالبہ ۱۴۴ روپیہ

چونکہ بیان حلفی درخواست ڈگریدار سے پایا جاتا ہے کہ مسمی لعل سنگھ مدیون مقدمہ دیدہ دانستہ تعمیل نوٹس نیلام و حاضری عدالت سے گریز کرتا ہے لہذا اس کو زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۱۴ اپریل ۱۹۲۳ء بوقت دس بجے حاضر عدالت ہذا ہو کر اصالتاً یا وکالتاً جوابدہی مقدمہ ہذا کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں آویگی۔

آج بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ ۲۳ اپریل ۱۹۲۳ء

دستخط افسر بخط انگریزی (مہر عدالت)

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت منشی فضل الرحمن صاحب جج درجہ دوم پھلور

نمبر ۶۴۲

دریام سنگھ ولد نتھو ذات جٹ ساکن سوہلی پرگنہ نکودر مدعی

بنام

تارا سنگھ ولد سورن سنگھ ذات جٹ ساکن چک نمبر ۴۹ تحصیل و تھانہ شورکوٹ ضلع جھنگ مدعا علیہ

دعوی اعادہ حقوق زناشوی

مقدمہ ہذا میں عدالت کو یقین واثق ہو گیا ہے کہ مدعا علیہ تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کر رہا ہے۔ لہذا اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کر کے مدعا علیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اکیس ۲۱ ماہ اپریل ۱۹۲۳ء کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر جوابدہی مقدمہ کرے ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔ آج بتاریخ ۱۴ ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط افسر بخط انگریزی

عدالت امال با جلاس میاں عبد المجید خان نواب بہادر عدالتی علاقہ دھنوال

گاماں۔ محمد علی۔ پیر الدین پسران نبا وغیرہ قوم ارائیاں سکنہ نڈالی تحصیل بھونتہ مدعیان

بنام

ارجن سنگھ ولد نراین سنگھ سکنہ کرنیل گنج حال وارد چک نمبر ۱۳ ضلع لائل پور و مسمات اودھم کور بیوہ تارا سنگھ سکنہ کرنیل گنج حال وارد ماہل پور ضلع ہوشیار پور و مسمات رام کور بیوہ ہیرا سنگھ سکنہ کرنیل گنج حال وارد موضع مکند پور ضلع جالندھر مدعا علیہم

دعوی آراضی الف ... کنال ۱۲ مرلہ

اشتہار طلبی مدعا علیہم

چونکہ مدعا علیہم دیدہ دانستہ حاضری عدالت سے گریز کرتے ہیں اس لئے اشتہار طلبی انکو زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ جاری کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۲۲ بیساکھ ۱۹۸۰ حاضر آکر اصالتاً یا وکالتاً جوابدہی مقدمہ ہذا کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں آوے گی۔

تحریر ۲۳ جیٹھ ۱۹۷۹

تیرہ سو اکتالیس روپے انعام

۱۳۴۱

کتاب "محقق" طیار ہو گئی جس میں صداقت احمدیت پر ۱۳۴۱ دلائل پیش کئے ہیں۔ احمدیت کا چھوٹے سے چھوٹا ایک بھی ایسا مسئلہ باقی نہیں رہا۔ جو اس میں مدلل نہ بیان کیا گیا ہو۔ اس کتاب کی تردید لکھنے والے کو ۱۳۴۱ روپے انعام بھی مقرر ہے۔ تقطیع خورد ہے۔ تاکہ ہر احمدی کی جیب میں ہر وقت رہ سکے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام تصانیف کا گویا عطر کھینچ کر رکھدیا ہے قیمت ایک روپیہ اگر ناپسند ہو تو مکمل مطالعہ کے بعد کتاب واپس کر کے قیمت منگوا لو۔

منگوانے کا پتہ

منیجر اخبار اتفاق دہلی

قابل فروخت سکنی زمین

قادیان محلہ دار العلوم میں چالیس چالیس مرلے کے دو قطعے جن کے موقعہ کا نقشہ حسب ذیل ہے۔ قابل فروخت موجود ہیں۔ قیمت فی مرلہ پچاس روپے۔ خرید کے لئے ع معرفت منیجر الفضل خط و کتابت کریں۔

پتہ۔ ع معرفت منیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور

بنا بنایا مکان ہزار روپے کو

دفتر تشحیذ الاذہان کے بالمقابل والا مکان ہزار روپے کے قریب ملتا ہے خط و کتابت معرفت الکمل قادیان

قابل قدر موقعہ

ہر قسم کا چرمی سامان مثلاً مختلف قسم کے ٹرنک سوٹ کیس اٹیچی کیس ہینڈ بیگ۔ ہولڈال۔ بستر بند۔ کار بکس۔ ٹائی کیس۔ پرس۔ ... پیٹیاں۔ گن کیس۔ ہر قسم اور ہر سائز کے بوٹ شو مردانے و زنانے نہایت عمدہ مضبوط مثل ولایتی مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرما کر امتحان کیجئے۔ خاکسار الطاف حسین احمدی

فیضی لیدر گڈس مینوفیکچرر باب دروازہ شہر میرٹھ

امرتسر لاہور میں

چوہدری نذیر احمد خان صاحب وکیل جیبوری کی تقریریں

چوہدری نذیر احمد خان صاحب وکیل جیبوری کی تقریر امرتسر میں ۸ اپریل ۱۹۲۳ء کو ۸ بجے شام مسجد خیر الدین میں ہوئی۔ تعداد حاضرین جلسہ تین ہزار کے اندر اندر تھی۔ چوہدری صاحب کی تقریر پونے تین گھنٹہ تک ہوتی رہی سامعین نے اسکو پسند کیا۔ علاوہ ان واقعات اور حالات کے جو سلسلہ ارتداد سے تعلق رکھتے ہیں جنمیں سادھوں کی پنچایت اور موضع راے بہادر کی شدھی شامل ہے نتیجہ میں محمد بخش درزی کا آریہ لوگوں کے اسکو شدھ ہونے کے لئے مجبور کرنے پر راے بہادر کو چھوڑنا اور اس واقعہ کو یاد دلا کر مسلمانان ہند کے مخدوش مستقبل کو پیش کر کے اہالیان امرتسر میں تبلیغ اسلام کا جوش پیدا کرنے والے ضروری واقعات کو نہایت موثر اور جذبات انگیز پیرایہ میں بیان کیا۔ اور نیز اس امر پر بھی زور دیا کہ اگر مسلمانوں نے اپنے آپ کو نہ جگایا اور انہوں نے اپنی غفلت کے لباس کو نہ اتار پھینکا تو وہ دن دور نہیں کہ انکو یا تو مجبوراً ہندو مردم شماری میں شامل ہونا ہوگا یا پھر ہندوستان میں ایک ذلیل قوم کی طرح رہنا ہوگا ورنہ انہیں ہندوستان سے باہر ہونا پڑیگا۔ اور اسکو اچھی طرح ذہن نشین کیا۔ کہ ارتداد کی چنگاری محض یوپی کے اضلاع تک محدود نہیں ہے بلکہ اسکا پھیلاؤ تدریجاً ان تمام علاقوں تک ہوگا جہانتک کہ انکی مردم شماری کو تقویت دینے کیلئے اسطرز کی قومیں آباد ہیں۔ کیونکہ ان خیالات کی تائید سوامی شردھانند کی ان تقریروں سے ہوتی ہے جو انہوں نے ہندؤوں کے مجمعوں میں کیں۔ اسلئے خواب غفلت سے بیدار ہو کر تبلیغ اسلام کیلئے تاکید پر تاکید کی۔

نیز اس امر کو واضح کر کے بیان کیا کہ باوجودیکہ اسوقت تمالیا اسلام پر سخت وقت ہے پھر بھی یہ ہمسایہ قوم کے اتحاد سے سبق حاصل نہیں کرتے۔ سناتن دھرمی۔ جینی۔ اور دیگر فرقے آریوں کو اپنا جانی دشمن خیال کرتے ہیں اور عقائد میں کل کے کل فرق عظیم رکھتے ہیں لیکن انہوں نے مسلمانوں کی جنیاد اکھاڑنے کیلئے اپنے تمام اختلافات کو نظر انداز کرتے ہوئے ایک نصب العین پر اپنے آپ کو جمع کر لیا ہے اور آریہ قوم کو اس میدان کا سپاہی سمجھ کر اپنے تمام ذخائر اور ذرائع کو انکے ہاتھ میں دیدیا لیکن افسوس ہے ہم پر کہ جنہوں نے ابتک اس طرف کم توجہ کی ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو رسول اللہ کے قائم مقام خیال کرتے ہیں اور جنکو دعویٰ ہے عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ہونے کا انہوں نے اتنی منافرت قائم کر رکھی ہے کہ تمام فرقے اس دشمن کے دفع کرنیکے لئے متفق نہیں ہو سکے۔ مولویوں کے گروہ کو خاص طور پر آگاہ کیا کہ وہ خدا کے لیئے اگر ان کو اسلام کا سچا درد ہے اور اگر انکا دعویٰ رسول اللہ کی صحیح قائم مقامی کا درست ہے تو انکو لازم ہے کہ وہ مباحثات اور مناظرات کی مجلسوں کو جمانے سے باز آجائیں اور کمر بستہ ہو کر میدان تبلیغ ارتداد میں اپنے اکھاڑوں کو دشمنان اسلام کے مقابل پر جما کر دکھائیں تاکہ انکی بہادری کا پتا لگے اور انکی ہمدردی اور خیر خواہی کا عملی ثبوت مل سکے اور اگر یہ دونوں طرح فیل ہو جائیں یعنی یہ مباحثات اور مناظرات کو بھی نہ چھوڑیں اور انسداد ارتداد کے لیئے اپنے آپ کو نہ لے جائیں تو ان کے تمام دعوے جھوٹے اور عذرات نہ ہیں۔ اسلیئے ضروری ہے کہ آپ لوگ جو ان نفس پرست اور شہرت طلب مولویوں کے پیچھے لگے ہوئے ہو انکو مجبور کرو کہ مباحثات و مناظرات نہ کریں اور نہ ان کے مباحثات اور مناظرات میں مت جاؤ اور یہ سمجھ لو کہ یہ اسلام کے بدخواہ اور خفیہ دشمن ہیں اور تم تمام فرقہ بندیوں کے خیالات کو کم از کم ایک دو سال تک جبتک کہ یہ فتنہ فرو نہ ہو جاوے ترک کر دو اور باہمی منافرتوں اور جھگڑوں کی مثلوں کو داخل دفتر کر دو۔ بعد میں آپ کے لیئے کافی موقعہ ہے کہ آپ جھگڑیں۔ لڑیں لیکن اسوقت مصلحت ہے کہ آپ لوگ اسلام کی خاطر اپنے رنگ ڈھنگ کو بدل لیں۔

اسپر چوہدری صاحب نے تمام سامعین سے دریافت کیا کہ کیا وہ اس امر میں میرے ساتھ متفق ہیں۔ تمام حاضرین نے تقریباً بلند آواز سے اقرار کیا کہ ہم بالکل متفق ہیں۔ اسپر مسجد کے اندر صدا بلند ہوئی کہ کیا کوئی احمدی ہے جو اپنی جماعت کی طرف سے بتائے کہ وہ صرف لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ کی تبلیغ کریں گے اور اپنے

عقائد کا اظہار نہ کرینگے۔ اس کے جواب میں ایک احمدی نے مختصر تقریر کی اور تمام اہل امرتسر کو حضرت خلیفۃ المسیح کے پیغام اتحاد کے پڑھنے کی طرف توجہ دلائی اور تمام علماء کو دعوۃ دیگئی کہ امام جماعت احمدیہ نے پیغام اتحاد دیکر حجت پوری کر دی ہے کہ ہم اسکے مطابق کام کرنیکے لیئے طیار ہیں اور اس پیغام اتحاد میں کام کی روش متعلقہ عقائد وسکیم پیش کر دی گئی ہے۔ اسلیئے آپ لوگ یہ کہنے کے ہرگز مجاز نہیں ہیں کہ امام جماعت احمدیہ ملکر کام کرنے سے پیچھے ہٹتے ہیں۔ ہمارے امام نے ۷۲ آدمی میدان تبلیغ میں بھیجدیئے ہیں وہ باقاعدہ با ترتیب انتظام سے کام کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں مبلغ اپنے اپنے وقت پر جہاں جہاں ضرورت ہوگی وہاں بھیجے جائیں گے اور ہمارے تمام مبلغ ومجاہد اپنے کرایہ اور دیگر اخراجات خود اپنی طرف سے کرتے ہیں ایسے آدمی ہم سے ملکر کام کر سکتے ہیں۔ اور یہ تمام باتیں اس پیغام اتحاد میں ظاہر کر دی گئی ہیں اسلیئے آپ تمام فرقہ جات کے سرغنوں کا فرض ہے کہ امام جماعت احمدیہ کے پیغام اتحاد کا جواب دیں اور تمام ایک جگہ ہو کر ارتداد وتبلیغ اسلام کے کام کو وسیع پیمانہ پر شروع کرنے کے لیئے فیصلہ کریں ورنہ ہمنے تو کام شروع کر دیا ہے اور کر رہے ہیں۔

اس کے بعد چودھری صاحب نے لوگوں کے گری ہوئی اخلاق کا تذکرہ کرتے ہوئے زور دیا کہ وہاں با اخلاق مبلغ کام کر سکتے ہیں۔ اسلیئے اپنے بھی اخلاق درست رکھے اور عوام کے بھی جو آپ کی تقلید میں ہیں اپنے جوشوں کو دباؤ نہایت استقلال اور صبر سے کام کرنیکی ضرورت ہے۔ اہل امرتسر دیکھئے کہاں تک عملاً اپنے عہد کا ثبوت دیتے ہیں اور خدا کے لیئے اپنے بغض وحسد کو ترک کرتے ہیں۔ ۸ اپریل کو لاہور میں پہلی تقریر ہوئی۔ آریہ مذہب کے عقائد اور انکی دل آزار روش اور ستیارتھ پرکاش کے دل آزار رویہ اور تمام مذاہب کے بزرگوں کی توہین۔ آریوں کا تمام مذاہب سے منافرت پیدا کرنیکا ذکر کیا اور تقریر کے بعض حصے فقروں کے طور پر سنسکرت میں بھی تقریر کیئے۔ سامعین اس طرز تقریر پر خصوصاً خوش ہوئے۔

. . . .

بعد میں متورے کہا کہ میں وہاں کی کارگزاری کی تفصیل تو دینی چاہتا ہوں مگر چونکہ لوگ احمدی مبلغین کا کام سننے سے خوش نہیں ہیں اسلیئے مجبوراً نہیں سناتا۔ احمدی کام اچھا کرتے ہیں قادیان کے ۷۲ مبلغ ہیں ان کے کام خدا ہی دیکھنے والا ہے اور وہی اسپر جزاء مرتب کرنیوالا ہے۔

۹ اپریل ۱۹۲۳ء کی شام کو ایک اور تقریر مزنگ میں بھی ہوئی وہاں ہندوؤں کے مختلف فرقوں سناتنی۔ جینی اور آریوں کے جداگانہ اور مہان عقائد کا ذکر کرتے ہوئے زور دیا کہ یہ لوگ اسلام کے خلاف باوجود عقائد کے اختلاف کے متحد ہو گئے ہیں لیکن اہل اسلام اپنی فرقہ بندیوں کو کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔ تقریر مختصر ایک گھنٹہ ہوئی باہمی مخالفت بغض وحسد اور منافرت دور کرنے اور اسوقت حسب حال اتفاق کرکے تبلیغ اسلام میں حصہ لینے کے لیئے توجہ دلائی۔

۱۰ اپریل کی شام کو ۸ بجے موچی دروازہ جمعیۃ الدعوۃ والتبلیغ کی طرف سے لیکچر کا انتظام ہوا (مجمع بوجہ بارش محمڈن ہال میں منتقل ہوا) جس میں چودھری صاحب نے (جنہیں وکیل میں بجا طور پر قوم ملکانہ کی زبان لکھا ہے) اول تو الفاظ آریہ ستیارتھ کے معنے کی تشریح کرتے ہوئے پنڈت دیانند کی علمیت پر روشنی ڈالی۔ اور اسیات پر بھی بحث کی کہ دیانند جی روشنی کیونکر پھیلا سکتے ہیں جبکہ وہ ان صفات سے عاری تھے جو رشی میں ہونے چاہئیں۔ پھر فرمایا کہ جس مذہب میں نیوگ جیسا مسئلہ ہو وہ اپنے مذہب میں لانیکے لیئے شدھی کا لفظ کیونکر لا سکتے ہیں۔

اس کے بعد آپ نے مختلف انجمنوں کے مبلغین کا ذکر کیا۔ جمعیۃ دعوۃ وتبلیغ کے متعلق اطمینان دلایا اور احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے تین مبلغوں کی بھی تعریف کی اور بتایا کہ قادیان کی احمدی جماعت کے ۷۲ مبلغین کام کر رہے ہیں۔ چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے۔ امیر وفد ایک نہایت ہی زیرک فہیم بردبار مدبر اور تبلیغ میں سالہا سال کا تجربہ رکھنے والے انسان ہیں۔ انکا انتظام اور نظام ایسے اعلیٰ پیمانہ اور طریق پر ہے کہ تمام مبلغین بھیجنے والوں کو ان کا اتباع کرنا چاہئے اور حق یہ ہے کہ جب تک ہی جماعت کے قواعد مضبوط اور ہدایات پر جوان کو مرکز سلسلہ سے ملتی رہتی ہیں سب مبلغین کار بند نہ ہوں گے کامیابی محال ہے۔ ان احمدی مبلغین کو ہدایت ہے کہ وہ اپنے افسر کی اطاعت ایسی کریں کہ اگر جان جانے کا خطرہ بھی ہو تو بھی حکم بجا لائیں۔ چودھری صاحب نے کہا کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس جماعت کے سوا اور کسی فرد کی ایسی اعلیٰ تربیت نہیں نہ سنیوں میں نہ شیعوں میں نہ کسی اور جماعت میں پس میں سچے دل سے مشورہ دیتا ہوں کہ اس اعلیٰ نمونہ کی تقلید سب بھائی کریں اور فائدہ اٹھا دیں کہ بغیر اسکے کامیابی محال ہے۔ جلسہ دعاء پر ختم ہوا۔

پرتاب کا سفید جھوٹ

روزانہ اخبار پرتاب کے ۷ اپریل ۱۹۲۳ء کی اشاعت میں زیر عنوان "قتل کی دھمکی" ایک مضمون شائع کیا گیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ "دہلی میں ۱۳ مارچ ۱۹۲۳ء کو پنڈت رامچندر سے احمدی صاحبان کا مباحثہ ہوا۔ اور درمیان مباحثہ کئی مسلمان قصاب چھریاں لیکر کھڑے ہو گئے اور پنڈت صاحب کو دھمکی دی کہ ہم تم کو قتل کر دیں گے" کیا لائق ایڈیٹر کرشن یا اسکا معتبر نامہ نگار اس بے بنیاد اور خلاف واقعہ امر کو ثابت کرنے کی جرأت کریگا؟

دراصل ۱۳ مارچ ۱۹۲۳ء کو کوئی مباحثہ یا مناظرہ احمدیوں کا پنڈت رام چندر صاحب سے نہیں ہوا۔ البتہ یکم اپریل ۱۹۲۳ء بروز اتوار ۲ بجے دن سے ۴ بجے تک مولوی عمر الدین صاحب احمدی شملوی کا مناظرہ پنڈت صاحب سے (جلسہ آریہ سماج میں) خدا تعالیٰ کی صفت قادر مطلق پر ہوا جو نہایت شانتی اور امن کے ساتھ ختم ہوا۔ دوران تقریر میں کوئی شور وغل نہیں ہوا اور نہ ہی کسی نے چھری دکھلا کر پنڈت صاحب کو قتل کی دھمکی دی۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بے بنیاد خبر نامہ نگار نے خاص پرتاب کے لیئے ہی ریزرو رکھی ہوگی۔ کیا پنڈت رامچندر جی خود اپنا بیان دیکر پرتاب کے اس افتراء کا جواب دینگے؟ امید ہے کہ آیندہ مہاشہ کرشن ایسی بے بنیاد خبریں بلا تحقیق شائع کرنے سے گریز کرے گا۔ (نامہ نگار)

تازہ الفضل لوہاری دروازہ سے سوموار وجمعرات شام کو مل سکتا ہے اسکے علاوہ ایجنسیاں [illegible]

باہتمام شیخ عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر وپبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا